OPEN ACCESS: "*EPISTEMOLOGY*"
eISSN: 2663-5828;pISSN: 2519-6480
Vol.11 Issue 12 December 2022

معاصر مختصر تفاسیر: اردو تفسیری ادب پر اثرات

CONTEMPORARY BRIEF EXEGESES: INFLUENCE ON URDU EXEGETICAL LITERATURE

Dr. Fariha Anjum
Lecturer, Lahore College for Women University, Lahore.

Dr. Asma Shahid
Lecturer, Government Associate College Shujabad, Multan.

Abstract: Brief exegeses have an eminent roll among Quranic exegeses in twentieth century. This article is based on the eight contemporary brief exegeses of twentieth century and presents an analytical study of their influences on the post exegetical literature. In this regard, brief and detailed, all kinds of exegeses have been studied including all schools of thoughts. As the language is urdu, every mufassir writes in his own manner, though he makes sure to adopt the style of Salf Salehin, which they have admitted in their own exegeses. Among these, tafsīr uthmānī is the most prominent, whose jurisprudential and theological discussions are followed in later exegeses. Likewise, Ashraf alhawāshī has also been followed by later salafī scholars. Juristic reasoning, grammatical analysis, interconnection of ayat, condemnation of false beliefs, and other various styles has been adopted. In short, these exegeses have become the primary source to transfer these styles to the later generation.

Key words: Brief exegesis, contemporary, urdu, influences, primary source.

تمہید:

مختصر تفاسیر جنہیں حواشی تفاسیر کا بھی نام دیا جاتا ہے، قرآن کریم کی تفاسیر کا ایک اہم پہلو ہیں۔ بیسویں صدی عیسوی میں دیگر علوم و فنون کی طرح قرآن کی تفاسیر بھی بہت بڑی تعداد میں اور نہایت شرح و بسط سے لکھی گئیں۔ جب بدلتے زمانہ کے ساتھ تفاسیر کو مقامی زبانوں میں لکھنے کا رواج ہوا تو قرآنی تعلیم کو بھی عوام کے لیے انسان کی اپنی زبان اور عام فہم انداز میں پیش کیا گیا۔ تفسیری حواشی اس کے لیے بہت مقبول ہوئے۔ تفسیری حواشی لکھتے وقت چونکہ طبقہ عوام سامنے ہوتا ہے، اس لیے نہ صرفی و نحوی مسائل پر زور دیا، نہ فلسفیانہ موشگافیاں کیں اور نہ اسرائیلیات میں الجھے جیسا کہ تفسیر عثمانی کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ زبان و محاورہ کے اعتبار سے یہ صحیح ترین ترجمانی تو ہے ہی لیکن تاریخی، فقہی، کلامی اور معلوماتی حیثیت سے بھی بے مثل ہے۔ یہ تفاسیر عوام و خواص کے لیے ہوتی ہیں۔ کم تعلیم یافتہ طبقہ بھی اس سے پورا فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ اعلیٰ تعلیم یافتہ اصحاب کے لیے بھی یہ ایک نعمت ہے۔ یہ تفاسیر مختصر ہونے کی وجہ سے عوام اور اوسط طبقہ کے لیے بہت مفید ہیں۔ زیادہ تفصیلی تفاسیر کو نفوس چند ہی پڑھتے ہیں اس لیے کہ لمبی چوڑی مباحث عام قاری کے لیے عموماً قابل فہم نہیں ہوتیں۔ وہ اکتاہٹ محسوس کرنے لگ جاتا ہے۔ مختصر تفاسیر میں عبارات اور فنون کے الجھاؤ بہت کم ہوتے ہیں۔ نادر و نایاب روایتوں سے گریز کیا جاتا ہے۔ مفسر کی اپنی رائے بھی بہت کم شامل ہوتی ہے، مقصدیات پر توجہ زیادہ ہوتی ہے۔ [1] لہٰذا ایسی مختصر تفاسیر کو عوامی مقبولیات حاصل ہوتی ہیں۔ یہ وہ تفاسیر ہیں جو عام و خاص ہر طبقہ کو متاثر کرتی ہیں۔ اس مقالہ میں بیسویں صدی کی آٹھ منتخب تفاسیر کے مابعد اردو تفسیری ادب پر اثرات کا جائزہ لیا گیا ہے۔ اس بات میں کسی شک کی گنجائش نہیں کہ منتخب معاصر مختصر تفاسیر (تفسیر عثمانی از علامہ شبیر احمد عثمانی، تفسیر ماجدی از علامہ عبد الماجد دریا آبادی، خزائن العرفان از علامہ نعیم الدین مراد آبادی، اشرف الحواشی از شیخ محمد عبدہ، فیوض القرآن از ڈاکٹر حامد بلگرامی، تیسیر الرحمٰن لبیان القرآن از ڈاکٹر لقمان السلفی، آسان ترجمۂ قرآن از مفتی تقی عثمانی، احسن البیان از علامہ صلاح الدین یوسف) اپنی علمیت اور ادبیت میں اعلیٰ مقام رکھتی ہیں۔ یہ وہ مقبول تفاسیر ہیں جو بار بار شائع ہو چکی ہیں اور عوام میں پسندیدگی کے باعث شائع ہو رہی ہیں۔ مختصر تفسیر کے بہترین اسلوب بیان کی تمام خوبیاں ان تفاسیر میں بدرجۂ اتم پائی جاتی ہیں جیسے جامعیت، اختصار، مدلل، سادہ و آسان فہم، سہل ممتنع، پُر مغز، سلاست و روانی یہ سب خوبیاں ان تفاسیر کا حصہ ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ یہ تفاسیر اپنے اپنے وقت کی بہترین

حواشی تفسیر شمار ہوتی ہیں۔ یہ مفسرین کرام اپنے اپنے دور کے ادیب، عالم، صوفی اور فقیہہ مانے جاتے ہیں۔ ان تفاسیر میں ان مآخذ و مصادر کا بیان بھی موجود ہے جو انہوں نے اپنی تفسیر میں استعمال کیے۔ کسی تفسیر میں کم اور کسی تفسیر میں مکمل طور پر حوالے موجود ہیں۔ یہ مفسر کی علمی شان اور تفسیر کی استنادی حیثیت میں اضافہ کرتی ہے۔

ان منتخب مختصر تفاسیر کے اثرات ان کے بعد آنے والی تفاسیر پر جانچنے کے لیے مفصل اور مختصر دو طرح کی تفاسیر دیکھی گئی ہیں۔ اس کے علاوہ کچھ جزوی تفاسیر کا بھی جائزہ لیا گیا ہے۔ جو تفاسیر اس ضمن میں زیر مطالعہ آئیں وہ مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ تفسیر فضل القرآن: مولانا فضل الرحمن بن محمد کی یہ تفسیر حل لغات اور بہترین تشریح کی حامل ہے۔ جدید دور کے مسائل پر بھی بات کی ہے۔ یہ تفسیر عصری تقاضے بخوبی پورا کرتی ہے۔[2]

۲۔ انوار القرآن: ڈاکٹر غلام ملک مرتضیٰ کی یہ تفسیر دراصل ان کے دروس قرآن ہیں جو وہ مختلف مواقع پر دیتے رہے۔ یہ پورے قرآن کی تفسیر نہیں ہے بلکہ اس میں صرف وہ آیات ڈاکٹر صاحب نے منتخب کی ہیں جو انسان کے دل کو قرآن کی طرف مائل کرتی ہوں۔[3]

۳۔ تیسیر القرآن: مولانا صدر الدین اصلاحی نے اس تفسیر میں خود واضح کیا ہے کہ انہوں نے مولانا فراہی اور مولانا مودودی کی فکر کو اپنایا ہے۔ ان کی تفسیر میں نمایاں انہی کا اثر نظر آتا ہے۔[4]

۴۔ اکرم التفاسیر: مولانا محمد اکرم اعوان کی یہ تفسیر جلدوں پر مشتمل ہے۔ یہ تفسیر خطابت کے انداز میں لکھی گئی ہے۔ اس میں مولانا محمد اکرم اعوان کے خطابات جو وہ قرآن کریم کے فہم کے لیے دیتے رہے، بیان کیے گئے ہیں۔ پورے قرآن کریم کی اس تفسیر کا انداز سادہ اور بیانیہ ہے۔[5]

۵۔ سراج البیان: علامہ محمد حنیف ندوی کی یہ تفسیر پانچ جلدوں پر مشتمل ہے۔ یہ تفسیر خاص تعلیم یافتہ طبقہ کے لیے لکھی گئی ہے۔ طلبہ کے لیے بے حد مفید ہے۔ اس کا انداز بیان دیگر تفاسیر سے مختلف ہے۔[6]

۶۔ تعارف القرآن: اس تفسیر کے مصنف حمید نسیم ہیں۔ قرآن پاک کی یہ مفصل تفسیر پانچ جلدوں پر مشتمل ہے۔ یہ تفسیر خاص فلسفہ اور عالمی مذاہب کے تناظر میں لکھی گئی ہے۔[7]

۷۔ بیان القرآن: ڈاکٹر اسرار احمد کی تفسیر بیان القرآن بنیادی طور پر ان کے دروس قرآن کا مجموعہ ہے۔ یہ نہایت جامع مفصل تفسیر ہے جس میں ان کا مقصد پوری نوع انسانی کا رجوع الی القرآن تھا۔ ان کے دروس کا موضوع بھی دعوت قرآنی رہا ہے۔(8)

۸۔ اصدق البیان: مولانا محمد صادق خلیل کی یہ مفصل تفسیر جلدوں پر مشتمل ہے۔ آیات قرآنی کی کافی و شافی وضاحت اس تفسیر میں دی گئی ہے۔ احادیث مبارکہ سے استدلال اور مسائل احکام بھی بیان کیے گئے ہیں۔(9)

۹۔ نور القرآن: یہ تفسیر بنیادی طور پر سات مفسرین کی آیات قرآنی کی تفاسیر کا مجموعہ ہے۔ محمد صدیق بخاری نے اسے مرتب کیا ہے اور اس میں سات تراجم اور سات تفاسیر اکٹھی کی ہیں۔ ہر آیت مبارکہ کا ترجمہ سات مفسرین کے تراجم سے بیان کرتے ہیں اور اسی طرح ہر آیت کی تفسیر میں سات مفسرین کرام کی آراء اکٹھی کی ہیں۔ ان کے بقول انہوں نے تمام موجودہ مسالک کی نمائندہ تفاسیر شامل کی ہیں۔ یہ صرف سورۃ البقرہ کی تفسیر ہے۔(10)

۱۰۔ معالم العرفان فی دروس القرآن: مولانا صوفی عبدالحمید سواتی جو گوجرانوالہ کے مدرسہ نصرۃ العلوم کے بانی اور خطیب ہیں، کی یہ تفسیر دراصل ان کے دروس کا مجموعہ ہے جو وہ جامع مسجد نور گوجرانوالہ میں دیتے تھے۔ ان دروس کو اس کتابی شکل میں لایا گیا ہے۔ یہ تفسیر بڑے سادہ، عام فہم الفاظ اور اچھے انداز میں بیان کی گئی ہے۔ عصری صورتحال پر ساتھ ساتھ تفسیر میں ذکر اور اس کا حل بھی بتایا گیا ہے۔(11)

۱۱۔ تفسیر القرآن الکریم: حافظ عبدالسلام بن محمد بھٹوی کا یہ ترجمہ و تفسیر منقول تفاسیر میں شمار ہوتا ہے۔ جس میں آیات مبارکہ، احادیث، صحابہ و تابعین کے اقوال سے استشہاد موجود ہے۔ اس تفسیر میں متقدمین کی تفاسیر سے استفادہ کیا گیا ہے۔ صرف و نحو کے نکات بھی بیان کیے گئے ہیں۔ ان کے لیے شیخ المفسرین سے استفادہ کیا ہے۔ ربط آیات کا خصوصی ذکر ہے۔ غرض یہ نہایت ادبی رنگ میں لکھی گئی تفاسیر بے حد مفید اضافہ ہے۔(12)

۱۲۔ توضیح القرآن: حافظ عبدالوہاب روپڑی کی یہ تفسیر صرف سورۃ المائدہ کی تفسیر ہے۔ اس تفسیر کا اسلوب بنیادی طور پر طلبہ کو سمجھانے اور پڑھانے کا سا انداز ہے جیسا کہ اس کے نام سے ظاہر ہے اس میں حل لغات اور صرف و نحو تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔(13)

۱۳۔روح القرآن: مولانا مفتی فضیل الرحمٰن ہلال عثمانی کا یہ اردو حاشیہ چار جلدوں پر مشتمل ہے۔اس تفسیر میں انہوں نے اپنے جدامجد مولانا مفتی عزیز الرحمٰن عثمانی کا ترجمہ قرآن جس کے ساتھ تفسیر جلالین چھپی تھی،اسے شامل کیا ہے اور اس پر حاشیہ لکھا ہے۔علامہ شبیر احمد عثمانی کا تعلق بھی انہی کے خاندان سے تھا۔لکھتے ہیں کہ پردادا مرحوم حضرت مولانا فضل الرحمٰن عثمانی کی اولاد میں سے علامہ شبیر احمد عثمانی نے تفسیر قرآن کی خدمت سرانجام دی ہے۔مولانا صاحب نے اپنے حاشیہ میں قرآن جو کہتا ہے اسے سمجھانے کی کوشش کی ہے۔یہ تمام سابقہ اور موجودہ تفسیروں کا نچوڑ ہے۔کسی ایک نقطۂ نظر کی ترجمانی نہیں کرتی۔[14]

۱۴۔سید التفاسیر المعروف بہ تفسیر اشرفی: علامہ سید محمد مدنی اشرفی جیلانی کی اس تفسیر میں پہلا پارہ محدث اعظم ہند کی بیان کردہ تفسیر ہے جسے علامہ صاحب نے جاری کرتے ہوئے باقی پاروں کی تفسیر لکھی۔حنفی فقہ پر مبنی یہ تفسیر معتبر تفاسیر کا خلاصہ پیش کرتی ہے۔فقہی،کلامی اور فنی بحثوں کی طرف نہیں گئی۔مقصد صرف قرآن کریم کی تفہیم ہے۔[15]

۱۵۔انوار البیان فی کشف اسرار القرآن: مولانا عاشق الٰہی مہاجر مدنی نے اس تفسیر میں اردو زبان میں شرح و بسط کے ساتھ قرآن مجید کے معانی و مطالب بیان کیے ہیں۔اس کے علاوہ مسلمانوں کو جھنجھوڑا ہے کہ اجتماعی و انفرادی زندگی کے حوالے سے قرآن کیا بتاتا ہے؟ غرض یہ عام فہم اردو تفسیر ہے۔مفصل اور جامع تفسیر ہے۔دلنشیں انداز میں احکام و مسائل اور مواعظ و نصائح کی تشریح کی گئی ہے۔اسباب نزول کا مفصل بیان ہے۔کہیں کہیں تفسیر و حدیث اور کتب فقہ کے حوالے بھی موجود ہیں۔[16]

۱۶۔تفسیر سورۃ التوبہ: حافظ محمد سعید نے یہ تفسیر صرف سورۃ التوبہ کی بیان کی ہے۔جہاد اور عصری جہادی صورتحال کے پیش نظر انہوں نے سورۃ التوبہ کے احکامات کو بیان کیا ہے۔مفید تفاسیر میں شمار ہوتی ہے۔[17]

۱۷۔تبیان القرآن: علامہ غلام رسول سعیدی کی یہ مفصل تفسیر بہترین فقہی تفاسیر میں شمار ہوتی ہے۔مکمل حوالوں کے ساتھ یہ تفسیر آیات کے لغوی و صرفی نحوی وضاحت سے لے کر احکام و مسائل اور اسلام کے مسلمہ عقائد کو دلائل کے ساتھ احاطہ کرتی ہے۔[18]

ان تمام مفصل و جزوی تفاسیر سے سب سے پہلے تو اس بات کا بخوبی اندازہ ہوتا ہے کہ ہر مفسر کا تفسیر لکھنے کا انداز مختلف اور رجحان جدا ہے۔ہر ایک کے پیش نظر کوئی نہ کوئی مختلف پہلو رہا ہے جس کو انہوں نے تفسیر کا مقصد بنایا۔ہر ایک

تفسیر جداگانہ طرز رکھتی ہے۔ جدید مفسرین کی ان تفاسیر کا اگر بنظر غائر جائزہ لیا جائے تو اس چیز کا یقینی تعین کرنا مشکل ہے کہ مختصر منتخب تفاسیر نے کس حد تک اثرات مرتب کیے ہیں۔ اس کی ایک بڑی وجہ اس دینی و علمی لٹریچر کو پڑھنے کے بعد یہ سامنے آتی ہے کہ ان مفسرین کرام میں سے اکثر نے اپنی تفاسیر میں مآخذ و مصادر کا ذکر نہیں کیا۔ اس مصادر کا بیان نہ ہونا اثرات کے تعین میں دشواری کا سبب بنا۔ دوسرے اردو زبان کا مادری زبان ہونا۔ تفاسیر کی زبان اردو ہے اس لیے ہر مفسر اپنے الفاظ اور انداز سے بات کرتا ہے۔ یہ یقینی بات ہے کہ ہر مفسر اپنے سے پہلے اور بڑے اہل علم کی تحریروں سے بھرپور استفادہ کرتا ہے۔ خود مفسرین اپنی تفاسیر کے آغاز میں بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے اس وقت کی تمام تفاسیر پر نظر ڈالی ہے۔ پھر جب اسے لکھتے ہوئے گزشتہ علماء و محققین کی نگارشات کو اپنی تحریر میں شامل کرنا ہو تو پورے اہتمام سے صاحب علم کا نام یا کتاب کا نام ذکر کیا جاتا ہے۔ یہ اسلوب عربی زبان کے لٹریچر میں بالخصوص ملتا ہے کہ عربی عبارتیں بعد کے ادب میں من و عن نظر آتی ہیں مگر اردو زبان میں ایسا بہت کم ہے۔ مفسرین ماقبل تفاسیر سے جو اسلوب اختیار کرتے ہیں یا جو عبارات لیتے ہیں، انہیں اپنے انداز بیان میں لکھتے ہیں جس میں الفاظ و جملوں کی تبدیلی نمایاں ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ متاخرین میں سے کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جنہوں نے اپنی کتب میں سابقہ شخصیات کی نگارشات کو نقل کیا لیکن ان کا نام یا کوئی حوالہ ذکر نہ کیا۔ مثال کے طور پر سید محمد مدنی اشرفی جیلانی اپنی تفسیر کے مقدمہ میں واضح طور پر لکھتے ہیں:

> ”میں نے کتب تفاسیر میں سے جن جن سے استفادہ کیا ہے، اس میں سے کسی بھی کتاب کا حوالہ نہیں پیش کیا ہے۔ اس لیے کہ ان کی تحقیقات پر مکمل اعتماد کر لینے کے بعد اور ان کو اپنے قلم سے پیش کر دینے کے بعد اب وہ خود ہمارے اپنے مسلک کا حصہ ہو گئیں تو جو مجھ پر اعتماد کریں گے وہ بغیر حوالہ اسے قبول فرمالیں گے اور جن کو اس تفسیری حاشیہ کی کسی بات پر اعتراض ہو گا تو ان کے اعتراض کا تیر براہ راست میرے سینے پر لگے گا اور وہ خود اکابرین سے نامزد کر کے بدگمان ہونے سے بچ جائیں گے۔“(19)

اردو ادب میں اس اسلوب یعنی متقدمین کا نام و حوالہ ذکر نہ کرنے کی عادت زیادہ ملتی ہے۔ شاید اس کی ایک وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ اردو کا انداز تحریر روایت بالمعنی کے انداز میں ہوتا ہے اور ہر لکھنے والا سابقہ عربی و اردو تحریر کو پڑھنے کے بعد اس کا

خلاصہ یا مفہوم اپنے الفاظ میں نقل کرتا ہے تو اس طرح ہر کوئی اپنے مافی الضمیر کو الگ الگ انداز سے بیان کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ تمام جدید تفاسیر کے مطالعے سے یقینی اثرات کا اندازہ لگانا مشکل ہے۔ ضمنی طور پر بعد کے مفسرین کرام نے ان منتخب تفاسیر کا اثر قبول کیا ہے۔ یعنی اس مسلک، رجحان یا فکر کو اپنایا ہے۔ وقت کے ساتھ ساتھ افہام و تفہیم کا انداز، اسلوب و تعبیرات اور ماحول کا بدل جانا بالکل فطری بات ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ تفاسیر کا یہ اسلوب بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ وہ متقدمین کی تفاسیر کا حوالہ دیتے ہیں۔ زیادہ تر مفسرین کرام نے اپنی تفسیر کے مقدمہ میں اس بات کا ذکر کیا ہے کہ انہوں نے اپنی تفسیر کے ائمہ سلف اور متقدمین کی تفاسیر اور بنیادی مصادر کو لیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ جن چند ایک تفاسیر نے حوالے بھی بیان کیے ہیں، ان میں بھی بنیادی مصادر کا حوالہ اور ائمہ سلف کا اسلوب نظر آتا ہے۔ مثال کے طور پر مولانا مفتی محمد عاشق الٰہی اپنی تفسیر کے آغاز میں لکھتے ہیں:

> ”کوشش کی ہے کہ تفسیر وحدیث کے اصل ماخذ کی طرف رجوع کیا جائے اور تفسیر القرآن بالقرآن اور تفسیر القرآن بالحدیث کو اختیار کیا جائے۔“[20]

ان تمام تفاسیر کے مطالعہ کے بعد چند تفاسیر ایسی بھی ملتی ہیں جن میں ان مفسرین نے منتخب تفاسیر کا حوالہ دیا ہے۔ ان میں سے ایک معالم العرفان فی دروس القرآن مولانا صوفی عبدالحمید سواتی کی ہے۔ اس تفسیر کا اسلوب بھی سلف صالحین کا ہے۔ انہوں نے قرآن پاک کی تفسیر مفسرین و محدثین کے مرتب کردہ اصول تفسیر اور سلف صالحین کے مطابق بیان فرمائے ہیں۔ غیر ضروری بحث سے گریز کرتے ہیں اور متعلقہ موضوع پر اپنی توجہ مرکوز رکھتے ہیں۔ یہ تفسیر بنیادی طور پر صوفی صاحب کے دروس کا مجموعہ ہے۔ ۲۰ جلدوں پر مشتمل یہ تفسیر قرآن پاک کی مفصل تفسیر میں شمار ہوتی ہے۔ اس تفسیر میں انہوں نے حوالہ جات فٹ نوٹ میں دیئے ہیں۔ وہاں تفسیر عثمانی کا حوالہ بار بار ملتا ہے۔ آیت مبارکہ کی تفسیر میں علامہ شبیر احمد عثمانی کی تفسیر سے اقتباسات نقل کیے ہیں۔ مثال کے طور پر آیت مبارکہ

﴿اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ۔ وَيُنَزِّلُ الْغَيْثَ۔ وَيَعْلَمُ مَا فِي الْاَرْحَامِ۔ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا۔ وَمَا تَدْرِيْ نَفْسٌ بِاَيِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ۔ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ۔﴾[21] کی تفسیر لکھتے ہوئے فرماتے ہیں:

"شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد عثمانی اس آیت کی تشریح میں لکھتے ہیں کہ یاد رکھنا چاہیے کہ غیب کی چیزوں کا تعلق یا تو احکام سے ہوتا ہے یا اکوان سے۔ احکام سے مراد شرعی احکام ہیں جو اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء کرام کو بتاتا ہے کہ فلاں چیز حلال ہے یا حرام......"(22)

اقتباس نقل کرنے کے ساتھ تفسیر عثمانی کا صفحہ نمبر بھی حوالہ میں بتاتے ہیں۔ اسی طرح کی کئی مثالیں ان کی تفسیر میں دیکھی جاسکتی ہیں۔(23) اس کے علاوہ حافظ عبدالسلام بھٹوی نے اپنی تفسیر کے مقدمہ میں لکھا ہے کہ انہوں نے تفسیر اشرف الحواشی کو اپنی تفسیر کے لیے بنیاد بنایا ہے۔ فرماتے ہیں:

"اردو تفاسیر میں سے سب سے زیادہ فائدہ میں نے اپنے استاد مولانا محمد عبدہٗ کے مرتب کردہ "اشرف الحواشی" سے اٹھایا ہے۔ یہ حواشی مختصر اور علمی زبان میں ہیں اور بے حد مفید ہیں۔ میں نے ہر جگہ اس کا حوالہ نہیں دیا کیونکہ میں نے اکثر مقامات پر انہیں آسان زبان میں کچھ تفصیل کے ساتھ نقل کیا ہے۔ یا بعض کمزور باتوں اور ضعیف احادیث کو حذف کیا ہے اور بعض باتوں کا اضافہ کیا ہے۔ دوسری بہت سی اردو تفاسیر اور حواشی بھی برابر میرے زیر نظر رہے اور میں نے بقدر ضرورت ان سے استفادہ کیا ہے۔"(24)

اس اقتباس سے بہت سی باتیں جو اوپر بیان کی گئی ہیں، بخوبی عیاں ہوتی ہیں۔ مختصر تفاسیر سے افادہ، اس کا حوالہ نہ بیان کرنا اور اپنے الفاظ میں کچھ اضافے یا کمی کے ساتھ نقل کرنا۔ یہ وہ باتیں ہیں جو اثرات کے یقینی تعین میں دشواری کا سبب بنی ہیں۔ بہر حال اس بات سے انکار نہیں کہ یہ مختصر تفاسیر آج بھی اسی طرح مقبول ہیں جیسا کہ اپنے دور میں تھیں۔ یہ تفاسیر بنیادی طور پر ائمہ سلف کے منہج تفسیر کو دور جدید تک پہنچانے میں ایک ربط کا کام دیتی ہیں۔ ان مختصر تفاسیر کا چونکہ مخاطب عام انسان ہوتا ہے لہٰذا یہ تفاسیر سلف صالحین کے رجحان اور ان کی فکر کو قاری تک پہنچاتی ہیں اور یہی انداز و اسلوب دور جدید کی تفاسیر نے بھی اپنایا ہے۔ مزید اثرات کا اگر جائزہ لیا جائے تو تفسیر نور القرآن میں بھی منتخب تفاسیر کا حوالہ نظر آتا ہے۔ یہ تفسیر سات تراجم اور سات تفاسیر کا مجموعہ ہے جسے محمد صدیق بخاری نے مرتب کیا ہے۔ سورۃ البقرہ کی یہ تفسیر ہے۔ خود اس تفسیر کے مقصد تالیف میں لکھتے ہیں:

"مرتب کے پیش نظر کسی خاص مکتبہ فکر کا ابلاغ یا ترویج نہیں بلکہ خالص علمی انداز میں تعلیم دینا ہے۔ اس

لیے مرتب نے کہیں بھی اپنا نقطہ نظر بیان کرنے کی کوشش نہیں کی۔ تمام مکاتب فکر کی آراء کا خلاصہ کم و بیش انہی کے الفاظ میں قاری تک پہنچانا پیش نظر ہے لیکن یہ خیال رہے کہ تمام آراء کو بیان کرنے کا مطلب ہر گز نہیں کہ مرتب کے نزدیک یہ سب صحیح ہیں۔ان میں بہتر، غیر بہتر، یا صحیح اور غلط کا انتخاب قاری کے ذمے ہے۔ ہم چاہتے ہیں کہ نور القرآن کے قاری میں جستجو پیدا ہو، وہ حق کی تلاش میں آگے بڑھے، اہلِ علم سے رجوع کرے اور مطالعہ تحقیق کے ذوق کو ترقی دے تاکہ دین سے اس کا شعوری تعلق قائم ہو نہ کہ وہ تعلق جو محض آباؤاجداد کی روایات، سنی سنائی باتوں اور چند تعصبات اور رسوم پر مشتمل ہوتا ہے۔"[25]

اس تفسیر میں مرتب نے تمام موجودہ مسالک کی نمائندہ تفاسیر لی ہیں۔اس تفسیر میں سات مترجمین شاہ عبد القادر، مولانا اشرف علی تھانوی، مولانا احمد رضا خان، مولانا محمد جونا گڑھی، مولانا سید ابوالا علیٰ مودودی، مولانا امین احسن اصلاحی، محترم جاوید احمد غامدی شامل ہیں۔ اور سات مفسرین کی تفاسیر سے اقتباسات اکٹھے کیے گئے ہیں ان میں مولانا شبیر احمد عثمانی (تفسیر عثمانی)، مفتی محمد شفیع (معارف القرآن)، مولانا نعیم الدین مراد آبادی (خزائن العرفان)، مولانا سید ابوالا علیٰ مودودی (تفہیم القرآن)، محترم صلاح الدین یوسف (احسن البیان)، پیر محمد کرم شاہ الازہری (ضیاء القرآن)، مولانا عبد الماجد دریابادی (تفسیر ماجدی)، مولانا امین احسن اصلاحی (تدبر قرآن)، جاوید احمد غامدی (البیان) شامل ہیں۔

اگرچہ یہ صرف ان تفاسیر کا مجموعہ ہے مگر یہ بہت سی باتیں واضح کرتی ہے وہ یہ کہ تفسیر عثمانی، خزائن العرفان، تفسیر ماجدی، احسن البیان اپنے دور کی اور اپنے مسلک کی نمائندہ تفاسیر ہیں اور یہ کہ اپنے زمانہ کی دیگر تفاسیر سے ممتاز ہیں لہٰذا ان کو اس نمائندگی کے لیے منتخب کیا گیا۔

اسی طرح ڈاکٹر اسرار احمد کی تفسیر بیان القرآن کا اسلوب تفسیر عثمانی سے ملتا جلتا ہے۔ڈاکٹر محمد سعد صدیقی نے اپنے ایک مقالہ بعنوان "بیان القرآن کے ممکنہ مصادر" میں اس چیز کا تذکرہ کیا ہے کہ ڈاکٹر اسرار احمد تفسیر عثمانی سے استفادہ کرتے تھے۔اپنے دروس میں جس قرآن پاک کو وہ سامنے رکھتے تھے، وہ تفسیر عثمانی کے حاشیہ والا قرآن پاک ہوتا تھا۔[26] ان کی تفسیر چونکہ دروس کا مجموعہ ہے لہٰذا اس تفسیر میں کہیں بھی حوالہ نظر نہیں آتا۔مزید جائزہ لیا جائے تو علامہ غلام رسول سعیدی کی تفسیر تبیان القرآن پر علامہ نعیم الدین مراد آبادی کا اثر نظر آتا ہے۔ان کے حوالے سے بھی آیات مبارکہ کی تفسیر

بیان کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر آیت مبارکہ

﴿وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَةٍ اَوْ نَذَرْتُمْ مِّنْ نَّذْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُهٗ.وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَار .﴾[27]

کی تفسیر میں نذر حقیقت پر بات کرتے ہوئے علامہ نعیم الدین مراد آبادی کا قول نقل کرتے ہیں، فرماتے ہیں:

''صدرالافاضل سید محمد نعیم الدین مرادآبادی اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں: نذر عرف میں ہدیہ اور پیشکش کو کہتے ہیں اور شرع میں نذر عبادت اور قربت مقصودہ ہے۔ اس لیے اگر کسی نے گناہ کی نذر کی تو وہ صحیح نہیں ہوئی۔ نذر خاص اللہ تعالیٰ کے لیے ہوتی ہے اور یہ جائز ہے کہ اللہ کے لیے نذر کرے اور کسی ولی کے آستانہ کے فقراء کو نذر کے لیے صرف کا محل مقرر کرے۔''[28]

ان بیان کردہ تفاسیر پر اگر غور کیا جائے تو زیادہ اثرات ہمیں تفسیر عثمانی کے نظر آتے ہیں۔ گویا یہ تفسیر آئندہ تفاسیر کے لیے ماخذ ثابت ہوئی۔ اس تفسیر کی خاصیت بھی یہی ہے کہ اس میں نہ تو اختلافات کی بھرمار ہے کہ فقہاء کے ایک طبقہ تک محدود ہو جائے اور نہ ہی یہ کسی ایک خاص مسلک کی تائید میں لکھی گئی تفسیر ہے۔ ہر مذہب و مسلک کے ائمہ اس سے استفادہ کر سکتے ہیں۔ میانہ روی پر چلتے ہوئے مفسر عثمانی نے فقہی و معاشرتی کلامی مباحث بیان کیے ہیں۔ لہٰذا اس سے استفادہ ہمیں دیگر مابعد تفاسیر میں بھی نظر آتا ہے۔ مجموعی طور پر دیکھا جائے تو منتخب معاصر تفاسیر اپنے مابعد تفاسیر پر ضرور اثرات مرتب کرتی ہیں۔ ان کا رجحان اور اسلوب ہمیں جدید تفاسیر میں دیکھنے میں ملتا ہے۔ مثال کے طور پر منتخب تفاسیر میں یہ رجحان پایا جاتا ہے کہ اپنے وقت کے موجودہ گمراہ فرقوں، باطل عقائد کی تردید، غلط رسم و رواج و بدعات کا ذکر اور ان کی تردید کی جاتی ہے اور جدید تفاسیر میں بھی یہی منہج پایا جاتا ہے۔ اسی طرح مسائل کا استنباط، صرفی و نحوی وضاحت، ربط آیات و سور، شان و اسباب نزول وغیرہ تفسیر کے ایسے لوازمات ہیں جو ائمہ سلف و مفسرین سے آگے ان منتخب مفسرین سے ہوتے ہوئے منتقل ہوئے ہیں۔ لہٰذا یہ تفاسیر افادیت سے بھرپور ہیں۔ مولانا مفتی فضیل الرحمٰن نے بجا طور پر فرمایا ہے:

''اردو زبان کا دامن قرآن مجید کے مختلف ترجموں اور مختلف قسم کی تفسیروں سے خالی نہیں ہے۔ لفظی ترجمے بھی ہیں، بامحاورہ بھی اور ترجمانی کے طرز پر بھی۔ مفصل اور علمی انداز کی تفسیریں بھی اور مختصر تفسیریں بھی۔ یہ سب اپنی اپنی جگہ اہم اور قابل قدر خدمات ہیں۔ قرآن مجید کا ایک عام قاری اور اللہ کی عظیم کتاب کا مطالعہ کرنے والا چاہتا ہے کہ وقت کی زبان اور اسلوب میں اللہ کی اس کتاب کے پیغام اور دعوت کو سمجھ سکے لہٰذا

وقت کے ساتھ افہام و تفہیم کا انداز، اسلوب و تعبیرات اور ماحول کا بدل جانا بالکل فطری بات ہے۔"[29]

خلاصہ بحث:

معاصر مختصر اردو تفاسیر اپنے دور کی بہترین تفاسیر ہونے کے ساتھ ساتھ آج تک کے مفسرین کے لیے مشعل راہ ہیں۔ تفاسیر سلف صالحین کے مسلک کی بہترین عکاسی کرتی ہیں۔ آج تک نہ صرف عامۃ الناس بلکہ طلبہ اور اساتذہ بھی اپنے لیکچرز اور اپنی تحریروں میں اس سے استفادہ کر رہے ہیں اور خطیب بھی اپنے دروس میں اسے شامل کرتے ہیں۔ گویا یہ مختصر تفاسیر دونوں طرح کے مخاطبین، عام قاری اور علماء کرام کے لیے فائدہ مند ہیں۔ الغرض یہ وہ مختصر تفاسیر ہیں جنہوں نے آئندہ آنے والی تفاسیر کے لیے ایک اساسی مصدر کا کام دیا ہے۔ یہ تفاسیر معاصر ہونے کے باوجود ایک دوسرے پر اثرات بھی رکھتی ہیں اور اپنے مابعد تفاسیر پر بھی اثرات مرتب کرتی ہیں۔ ان کا اسلوب دیگر تفاسیر میں اپنایا گیا ہے۔ علامہ عثمانی کے تفسیری اسلوب کی جھلک ہمیں بہت سی تفاسیر مختصر و مفصل میں نظر آتی ہے۔ اسی طرح اشرف الحواشی کا اثر سلفی مسلک کی تفاسیر میں بخوبی نظر آتا ہے۔ انہی تفاسیر کے مصادر کو بنیاد بنانا اور ان کے انداز تحریر کو اپنانا، یہ وہ خاصیتیں ہیں جو ہمیں مابعد تفاسیر میں ملتی ہیں۔ یہ تفاسیر متقدمین کی تفاسیر اور جدید تفاسیر کے درمیان ایک ربط کا کام کرتی ہیں۔ لہٰذا ہم بجا طور پر کہہ سکتے ہیں کہ یہ مختصر تفاسیر عامۃ الناس کی پسندیدہ اور جامع تفاسیر ہیں جن سے عام قاری اپنے روزمرہ زندگی کے مسائل کا حل براہ راست اور مختصراً حاصل کر لیتا ہے۔

حوالہ جات و حواشی

(1) نسیم احمد عثمانی، ڈاکٹر، **اردو میں تفسیری ادب (تاریخی اور تجزیاتی جائزہ)**، (کراچی: عثمانیہ اکیڈمک ٹرسٹ، ۱۹۹۴ء)، ۹۷

Nasīm Ahmad ūthmānī,dāktar, ūrdū main tafsīrī adab(tārīkhī aur tajzīātī jāizah),(karāchī:ūthmāniyah academi trust,1994),97

(2) فضل الرحمٰن بن محمد، مولانا، **فضل القرآن**، (لاہور: دارالدعوۃ السلفیہ، ۲۰۰۴ء)

Fazal alrahmān bin muhammad, maulānā,fazl alqurān(lāhore: dār alda'wah alsalfiyah,2004)

(3) غلام مرتضیٰ، ڈاکٹر، **انوار القرآن**، (لاہور: ملک سنز، ۱۹۹۶ء)

Ghulām murtaẓā, dāktar, anwār alqurān(lāhore:malak sans,1996)

(4) صدرالدین اصلاحی، مولانا، **تیسیر القرآن**، (دہلی: مرکزی مکتبہ اسلامی پبلشرز، ۲۰۰۶ء)
ṣadr aldīn īṣlāḥī, maulānā,taisīr alqurān(dehli: markazī maktabah īslamī publishers,2006)

(5) اکرم اعوان، مولانا، **اکرم التفاسیر**، (لاہور: اویسیہ کتب خانہ، ۲۰۰۷ء)
Akram ā'wān, maulānā,akram altafasīr(lāhore:awaisiyah kutub khānah,2007)

(6) محمد حنیف ندوی، علامہ، **سراج البیان**، (لاہور: ملک سراج الدین اینڈ سنز، ۱۹۸۳ء)
Muhammad ḥanīf nadwī, 'lāmah, sarāj albiyān(lāhore: malak sarāj aldīn and sons,1983)

(7) حمید نسیم، **تعارف القرآن**، (کراچی: فضلی سنز لمیٹڈ، ۱۹۹۴ء)
ḥamīd nasīm, t'āruf alqurān(karāhī: faẓlī sons limited,1994)

(8) اسرار احمد، ڈاکٹر، **بیان القرآن**، (لاہور: مکتبہ خدام القرآن، ۲۰۱۵ء)
Īsrār āḥmad,dāktar,niyān alqurān(lāhore: maktabah ghudām alqurān, 2015)

(9) محمد صادق خلیل، مولانا، **اصدق البیان**، (فیصل آباد: صادق خلیل اسلامک لائبریری، ۱۴۲۳ھ)
Muhammad ṣādiq khalīl,maulānā,aṣdaq albiyān(faisal ābād: ṣādiq khalīl īslāmic library,1423)

(10) محمد صدیق بخاری، **نور القرآن**، (لاہور: سوئے حرم پبلیکیشنز۲۰۰۹ء)
Muḥammad ṣadīq bukhārī, nūr alqurān(lore: sūe ḥaram publications,2009)

(11) عبدالحمید سواتی، صوفی، **معالم العرفان فی دروس القرآن**، (گوجرانوالہ: مکتبہ دروس القرآن، ۲۰۰۹ء)
ʿabd alḥamīd sawātī, ṣūfī, m'ālim al'irfān fī darūs alqurān(gūjrānwālā: maktabah darūs alqurān,2009)

(12) عبدالسلام بن محمد، حافظ، **تفسیر القرآن الکریم**، (دارالاندلس، س۔ن)
ʿabd alsalām bin muḥammad,ḥāfiẓ, tafsīr alqurān alkarīm(dār alandulas,n.d)

(13) عبدالوہاب روپڑی، حافظ، **توضیح القرآن**، (لاہور: محدث روپڑی اکیڈمی، ۲۰۰۷ء)
ʿabd alwahāb rawparī,ḥāfiẓ, tauẓīḥ alqurān(lāhore: muḥaddath rauparī academy,2007)

(14) فضیل الرحمٰن ہلال عثمانی، مفتی، **روح القرآن**، (دیوبند: فیصل پبلیکیشنز، ۲۰۰۶ء)

Fażīl alraḥmān hilāl ‘uthmānī, rūḥ alqurān(deoband: faiṣal publications,2006)

(15) محمد مدنی اشرفی جیلانی، **سید التفاسیر المعروف بہ تفسیر اشرفی**، (ضیاء القرآن پبلیکیشنز، ۲۰۱۲ء)

Muḥammad madanī ashrafī jailānī, sayad altafāsīr alma’rūf bihi tafsīr ashrafī(ẓiā alqurān publications,2012)

(16) عاشق الٰہی مہاجر مدنی، مولانا، **انوار البیان فی کشف اسرار القرآن**، (لاہور: دار الناشر، ۲۰۱۶ء)

ʿāshiq īlāhī muhājar madnī, maulānā,anwār albiyān fī kashaf īsrār alqurān(lāhore: dār alnāshir,2016)

(17) محمد سعید، حافظ، **تفسیر سورۃ التوبہ**، (لاہور: دار الاندلس، س۔ن)

Muḥammad sa’īd , ḥāfiẓ,tafsīr altaubah(lāhore:dār alandulas,n.d)

(18) سعیدی، غلام رسول، **تبیان القرآن**، (لاہور: فرید بک سٹال، ۱۴۳۱ھ/۲۰۱۰ء)

Saʾīdī,ghulām rasūl, tibyān alqurān(lāhore:farīd book stāll,1431h/2010)

(19) محمد مدنی اشرفی جیلانی، **سید التفاسیر المعروف بہ تفسیر اشرفی**، ۶۲

Muḥammad madnī ashrafī jailānī, sayad altafāsīr alma’rūf bihi tafsīr ashrafī,62

(20) محمد عاشق الٰہی، **انوار البیان**، ۱/۲۵

Muḥammad ‘āshiq īlāhī , anwār albiyān,1/25

(21) لقمان ۳۱: ۳۴

Luqmān 31:34

(22) عبد الحمید سواتی، **معالم العرفان**، ۱۵/۱۱۸

ʿbd alḥamīd sawātī, ma’ālim al’irfān,15/118

(23) عبد الحمید سواتی، **معالم العرفان**، ۱۵/۴۳۳، ۱۴/۱۰۹، ۱۴/۱۲۴

ʿbd alḥamīd sawātī, ma’ālim al’irfān,15/433,14/109,14/124

(24) عبد السلام بن محمد، **تفسیر القرآن الکریم**، ۱/۲۴

ʿabd alsalām bin muḥammad, tafsīr alqurān alkarīm,1/24

(25) محمد صدیق بخاری، **نور القرآن**، ۵

Muḥammad ṣadīq bukhārī,nūr alqurān,5

(26) ملاقات ڈاکٹر محمد سعد صدیقی، ڈائریکٹر ادارہ علوم اسلامیہ، پنجاب یونیورسٹی، لاہور، بتاریخ ۱۸-۰۹-۱۱، بوقت ۳۰: ۱۲ دوپہر

Mulāqāt dāktar sa'd ṣadīqī, dāirector idāro 'alūm īslāmiyah,panjāb university,lāhore,dated:18-09-2011,time:12:30pm.

(27) البقرہ۲: ۲۷۰

Albaqarah2:270

(28) غلام رسول سعیدی، **تبیان القرآن**، ۱/۹۶۶، ۹۶۷

Ghulām rasūl sa'īdī,Tibyān alqurān,1/966,967

(29) فضیل الرحمٰن ہلال عثمانی، **روح القرآن**، ۱/۳

Fazīl alraḥmān hilāl uthmānī, rūḥ alqurān,1/3